کے لیے تڑپ توحید و سنت کی اشاعت کے لیے جذبۂ صادقہ ان کے امتیازی اوصاف تھے۔ زندگی بھر راست باز، صاف گو، مہمان نواز، خدمت گزار، علماء سے محبت، طلباء سے شفقت، اہلِ دین سے الفت، اہل اللہ سے عقیدت کے علم بردار رہے۔ عبادت و ریاضت، زہد و ورع، تقویٰ و تدین اور ذکرِ الٰہی ان کے خصوصی اوصاف تھے۔ یہ دینی تڑپ یہ شوقِ عبادت یہ ذوق ذکرِ الٰہی انہیں بیت اللہ لے گیا تھا۔ حافظ فتحی مرحوم کے بعد اہل علم ملاقاتیوں کے لیے ان کی شخصیت اور وجود باغنیمت تھا ان کی رحلت سے جو خلاء پہلے ہی پیدا ہو چکا تھا۔ اب مزید ہولناک ہو گیا ہے۔ سچی بات ہے مولانا محمد شفیع کی وفات سے حرم کی اداسی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ محفل اہلحدیث ویراں ہو گئی ہے اللہ پاک کسی اور علم اور دین کے مجنوں کو وہاں متعین فرمائے اور اس کے قیام کی منزلیں وہاں آسان کر دے تو شاید جنگل کی یہ اداسی اختتام پذیر ہو سکے جماعت کے اربابِ علم اور اصحاب درد مند کو حافظ فتحی کی بزم آرائیوں کی بحالی کی تجاویز پر نہ صرف غور کرنا چاہیے۔ بلکہ اسے بروئے کار لانے کے لیے عملی تدابیر اختیار کرنا چاہیے۔ ورنہ جماعتی اور مسلکی اعتبار سے اگر اس پر توجہ نہ دی گئی۔ تو اس کے نتائج و عواقب ہمارے لیے انتہائی مایوس کن ہوں گے مرحوم کی خدمات کو ہم خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے یہ ضرور کہیں گے۔ کہ آہ زمیں کا ایک اور ستارہ ٹوٹ کر آسمان کے ستاروں سے جا ملا۔ ابھی ہم قاری عبداللطیف مولانا عبدالرحمٰن کی بساطِ تعزیت لپیٹنے نہ پائے تھے کہ ان کی وفات کی اطلاع آگئی۔ اللہ پاک مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے۔

ع ایں دعا از من و از جملۂ جہاں آمین باد

مولانا عبداللہ کمیرپوری کی رحلت

کمیرپورہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر مشرقی پنجاب میں ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ جو علمی اور دینی اعتبار سے بڑا مردم خیز تھا۔ حضرت مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی مولانا محمد حسین روپڑی مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑی مرحومین مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی اسی گاؤں کے نامور فرزندانِ گرامی ہیں۔ اگرچہ اب روپڑی ان کے نام کا لاحقہ بن چکا ہے۔ مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری اسی گاؤں کے گلِ سرسبد ہیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد کمیرپوری خاندان نے چک ۴۴۳ گ ب تحصیل جڑانوالہ میں اقامت اختیار کی چک ۴۴۳ گ ب اور آس پاس ہیں ان کے اچھے اثرات قائم تھے۔ حافظ عبدالمنان مرحوم جب حیات تھے۔ تو چک ۴۴۳ گ ب میں کمیرپوریوں کا بڑا دبدبہ تھا۔ حافظ عبدالمنان ٹریکٹر کے حادثہ میں فوت ہو گئے۔ مولانا اللہ بخش کمیرپوری عدم آباد کو

سدھارے مولوی احسن دین اور مولوی خدا بخش نے فیصل آباد میں ڈیرے ڈال دیئے ۔ مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری پتوکی میں اقامت پذیر ہیں ۔ مولوی غلام محمد اور ان کے صاحبزادے مولانا سلیم اللہ گاؤں سے باہر ہیں ۔ حافظ عبدالرحمٰن کمیرپوری ماہ مئی میں دو درندوں کے ہاتھوں قتل ہو چکے ہیں ۔ اب رہ سہ کر مولانا عبد اللہ کمیرپوری گاؤں میں موجود تھے ۔ جن کے دم قدم سے مسجد اہلحدیث کی رونق قائم تھی گزشتہ دنوں مولانا عبداللہ بھی موت کے آہنی پنجہ کی گرفت میں آکر ۔ راہی ملک بقا ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مولانا عبداللہ سادہ بود و باش رکھنے والے درویش خدامست انسان تھے خلوص للہیت کی تصویر دینی اخلاق و عادات کے مجسم تھے ۔ صبر و قناعت ان کا سرمایۂ حیات تھا ۔

عسر و یسر میں راضی برضا رہے ۔ مسلک سے محبت و شیفتگی انہیں ورثہ میں ملی تھی ۔ ذکر و فکر و عبادت و ریاضت نوافل اور کثرت تلاوت ان کا روزمرہ تھا ۔ عصر حاضر میں وہ اپنے اعمال و افعال اقوال و اشغال اور گفتار و کردار میں اسلاف کا صحیح نمونہ تھے ۔ اکابر سے عقیدت اصاغر سے شفقت ان کی بہترین عادت تھی ۔ ان کی ہر عادت پر دینی غلبہ تھا ۔ جب ملتے بڑے تپاک سے ملتے اور بڑے درد دل سے جماعت کی باتیں کرتے معاشرے کی موجودہ بے راہ روی پر کڑھتے ۔ ان کی وفات سے چک ۴۳ گ ب کی مسجد کی امامت و خطابت کا مسئلہ خاصہ سنگین ہو گیا ہے ۔ حافظ عبدالرحمٰن کے قتل سے مقامی طور پر امن و سکون کے حالات خاصے نازک ہیں ۔ کیونکہ حافظ عبدالرحمٰن کا مبینہ قاتل ابھی تک گرفتار نہیں کیا گیا بلکہ آئے روز اس کی دھمکیاں سنائی دیتی ہیں ۔ یہ بھی سنا گیا ہے ۔ کہ اس حلقہ کے ایم این اے قاتل کے پشت پناہ ہیں ۔ قاتل سے پولیس کی ملی بھگت بھی خاصی مشہور ہے ۔ بہر حال مولوی عبداللہ کی موت اخلاق، شرافت، نجابت، نیکی اور علم کی موت ہے اللہ تعالٰی مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں ۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ ۔

الاسلام ڈائری ۱۹۸۶ء

بحمداللہ الاسلام ڈائری ۱۹۸۶ء چھپ گئی ہے

شائقین حضرات طلب فرمائیں

ادارہ الاسلام ڈائری ۳۵ شاہ جمال کالونی لاہور ۱۶ فون ۴۱۰۷۴۶